شیطان کی اولاد میں مومن!

@Tasshayyo @Tasshayyo +92 3343883888 @Tasshayyo110 tasshayyo.com

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا(٥٠) مَّا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا (٥١)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا) وہ جنات میں سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہو گیا۔ **کیا تم مجھے چھوڑ کر شیطان اور اس کی اولاد کو اپنا سرپرست بنا رہے ہو** جب کہ وہ تو تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کیلئے بدترین بدلہ ہے میں نے انہیں (شیطان اور اس کی اولاد) آسمان اور زمین کی خلقت کا گواہ نہیں بنایا اور انہیں خود ان کی خلقت کا بھی گواہ نہیں بنایا اور میں ظالموں کو قوتِ بازو نہیں بنایا کرتا

(بحذف اسناد) امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا کہ میرے جد اطہر حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک کھجور جتنا لمبا شخص مسجد میں داخل ہوا، اور جب وہ پاؤں اٹھا کر رکھتا تو کھڑ کھڑاہٹ کی آواز سی بلند ہوتی۔

اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: لوگو !اس شخص کا تعلق اولادِ آدم سے نہیں ہے۔

حاضرین نے کہا: تو کیا یہاں آدمی کے علاوہ کوئی اور بھی آ سکتا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: بہر حال یہ انسانوں کی صنف سے تعلق نہیں رکھتا۔

وہ شخص آنحضرتؐ کے قریب ہوا، اور اس نے آپؐ پر سلام کیا۔ اس کے جواب میں آنحضرتؐ نے بھی اسے سلام کیا۔ پھر آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟

اس نے کہا: ہام بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے اور ابلیس کے درمیان صرف دو پشتوں کا فاصلہ ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں یارسولؐ اللہ!

آنحضرتؐ نے فرمایا: اس وقت تیری عمر کیا ہو گی؟

اس نے کہا کہ آپؐ میری عمر کا اس بات سے خود ہی اندازہ لگائیں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا تو میں اس وقت لڑکا تھا۔ مجھے باتوں کی سمجھ تھی اور میں جنگلوں میں پھرا کرتا تھا اور قطع رحمی کا حکم دیا کرتا تھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر تو ان عادات پر باقی ہے تو پھر تو انتہائی بد سیرت ہے۔

اس نے کہا: یارسولؐ اللہ ہر گز نہیں، میں نے خدا کے فضل سے توبہ کر لی اور میں مومن ہوں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: تو نے کس کے ہاتھ پر توبہ کی تھی اور ایمان قبول کیا تھا؟

اس نے کہا: میں نے نوح علیہ السلام کے ہاتھوں پر توبہ کی تھی اور انہی کے ہاتھ پر ایمان قبول کیا اور میں نے انہیں ان کی بد دعا کی وجہ سے ملامت بھی کی تھی جس کے جواب میں انہوں نے بھی فرمایا تھا کہ مجھ خود بھی اس پر ندامت محسوس ہوئی ہے اور میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں جاہلوں میں قرار پاؤں۔

پھر میں نے ان کے بعد ہود علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور میں ان کی نماز پڑھتا تھا اور ہودؑ نے مجھے اپنے جد امجد ادریسؑ کے کچھ صحائف کی بھی تعلیم دی تھی اور میں مسلسل ہودؑ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی بدکار قوم پر آندھی کا عذاب نازل کیا تھا اور خدا نے انہیں اور مجھے اس عذاب سے محفوظ رکھا۔

ہودؑ کے بعد میں صالحؑ نبی کے ساتھ بھی رہا یہاں تک کہ اللہ نے اس قوم پر زلزلہ کا عذاب نازل کیا اور اللہ نے اس عذاب سے انہیں اور مجھے محفوظ رکھا۔

صالحؑ کے بعد میں نے آپؐ کے والد حضرت ابراہیمؑ سے بھی ملاقات کی اور ان کی صحبت میں رہا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ خدا کے نازل کردہ صحائف کی مجھے بھی تعلیم دیں۔ چنانچہ انہوں نے میری درخواست قبول کرلی اور انہوںؑ نے مجھے اپنے صحائف کی تعلیم دی تھی۔ میں ان کے ساتھ نماز پڑھتا رہا جب مشرقین نے انہیں آگ میں ڈالا اور اللہ نے اس آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی میں تبدیل کیا تو میں اس وقت بھی وہیں موجود تھا اور میں ان کا ہمدرد تھا اور ان کی وفات تک میں ان کے ساتھ رہا۔

ان کی وفات کے بعد میں ان کے فرزند اسماعیلؑ اور اسحاق علیہ السلام کے ساتھ رہا۔ پھر میں یعقوبؑ کے ساتھ رہا اور جب یعقوبؑ کے بیٹوں نے اپنے بھائی یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالا تو اس وقت میں ان کے ساتھ تھا اور کنوئیں میں انہیں تسلیاں دیتا رہا اور جب وہ کنوئیں سے نکلے اور بادشاہ بنے اور جب ان کے والدین ان کے پاس آئے اس تمام عرصہ میں میں ان کے ساتھ رہا۔ میں نے آپؐ کے بھائی موسیٰؑ سے ملاقات کی اور میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ مجھے تورات کی تعلیم دیں۔ انہوںؑ نے مجھے تورات کی تعلیم دی تھی۔ ان کی وفات کے بعد میں ان کے وصی یوشع بن نونؑ کے ساتھ رہا اور یوشعؑ کی وفات تک میں ان کے ساتھ رہا۔

پھر میں مختلف انبیاء کے ساتھ رہا یہاں تک کہ میں آپؐ کے بھائی داؤدؑ کے ساتھ رہا اور میں نے ان سے زبور سیکھنے کی درخواست کی تھی اور انہوں نے مجھے زبور کی تعلیم دی تھی۔ پھر میں سلیمانؑ بن داؤدؑ کے ساتھ رہا اور ان کے بعد ان کے وصی آصف بن برخیا بن سمعیا کے ساتھ رہا۔ الغرض میں مختلف انبیاء کے ساتھ رہا یہاں تک کہ میں عیسیٰؑ کی صحبت میں رہا اور اِس وقت میں آپؐ کو جملہ انبیائے سابقین اور بالخصوص حضرت عیسیٰؑ کی طرف سے سلام عرض کرتا ہوں۔

حضرت رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی سرگزشت سننے کے بعد فرمایا: میری طرف سے بھی اللہ کے جملہ انبیاء ورسل اور بالخصوص میرے بھائی عیسیٰؑ کو سلام پہنچیں اور جب تک آسمان وزمین قائم ہیں ان تمام بزرگوار شخصیات پر سلام ہو اور ہام بن ہیم تجھ پر بھی میرا سلام ہو۔ تو نے وصیت کی حفاظت کی اور امانت کی ادائیگی کی۔ اب اگر تجھے کوئی حاجت ہو تو مجھ سے بیان کر۔

ہام بن ہیم نے کہا: یا رسولؐ اللہ میں یہ چاہتاہوں کہ آپؐ اپنی اُمت کو حکم صادر فرمائیں کہ وہ آپؐ کے بعد آپؐ کے وصی کے فرمان کی مخالفت نہ کرے۔ میں نے گذشتہ اُمتوں کو دیکھا ہے کہ وہ بھی اسی لیے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اوصیاء کی نافرمانی کی تھی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہام! کیا تو میرے وصی کو جانتا ہے؟

اس نے کہا: یا رسولؐ اللہ میں نے ان کا حلیہ سنا ہے اور کتب سابقہ میں ان کی صفات اور ان کا نام پڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ میں جب انہیں دیکھوں گا تو پہچان لوں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اس محفل میں نگاہ کرو کیا تمہیں میرا وصی اس وقت یہاں دکھائی دیتا ہے؟

اس نے دائیں بائیں پوری محفل پر نگاہ دوڑائی اور کہا: یا رسولؐ اللہ اس قت وہ یہاں موجود نہیں ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: آدمؑ کا وصی کون تھا؟

اس نے کہا: شیث علیہ السلام

(چونکہ یہ مکالمہ کافی طویل ہے اس لیے ہم نے اسے مکالمہ کی شکل میں لکھیں گے۔ مترجم)

رسولؐ خدا: شیثؑ کا وصی کون تھا؟

ہام: انوش۔

رسولؐ خدا: انوش کا وصی کون تھا؟

ہام: قینان۔

رسولؐ خدا: قینان کا وصی کون تھا؟

ہام: مہلائیل۔

رسولؐ خدا: مہلائیل کو وصی کون تھا؟

ہام: اُد۔

رسولؐ خدا: اُد کا وصی کون تھا؟

ہام: نبی مرسل ادریسؑ۔

رسولؐ خدا: ادریسؑ کا وصی کون تھا؟

ہام: متوشلخ۔

رسولؐ خدا: متوشلخ کا وصی کون تھا؟

ہام: لمک۔

رسولؐ خدا: لمک کا وصی کون تھا؟

ہام: اللہ کا سب سے بڑا ذاکر اور شاکر حضرت نوحؑ۔

رسولؐ خدا: حضرت نوحؑ کا وصی کون تھا؟

ہام: سام بن نوح۔

رسولؐ خدا: سام کا وصی کون تھا؟

ہام: ارفخشد۔

رسولؐ خدا: ارفخشد کا وصی کون تھا؟

ہام: غابر۔

رسولؐ خدا: غابر کا وصی کون تھا؟

ہام: سالخ۔

رسولؐ خدا: سالخ کا وصی ہوں تھا؟

ہام: قانع۔

رسولؐ خدا: قانع کا وصی کون تھا؟

ہام: اشروع۔

رسولؐ خدا: اشروع کا وصی کون تھا؟

ہام: ارغو ۔

رسولؐ خدا ارغو کا وصی کون تھا؟

ہام: تاخور۔

رسولؐ خدا: تاخور کا وصی کون تھا؟

ہام: تارخ۔

رسولؐ خدا: تارخ کا وصی کون تھا؟

ہام: اس کا کوئی وصی نہ تھا۔ اللہ نے اس کی صلب سے ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا۔

رسولؐ خدا: تو نے بالکل سچ کہا۔ ابراہیمؑ خلیل اللہ وصی کون تھا؟

ہام: اسماعیلؑ۔

رسولؐ خدا: اسماعیلؑ کا وصی کون تھا؟

ہام: قیدار۔

رسولؐ خدا: قیدار کا وصی کون تھا؟

ہام: بنت۔

رسولؐ خدا: بنت کا وصی کون تھا؟

ہام: حمل۔

رسولؐ خدا: حمل کا وصی کون تھا؟

ہام: اس کا کوئی وصی نہ تھا۔ اس کی بجائے اللہ نے سلسلہ ہدایت کو گھرانہ اسحاق کی طرف منتقل کر دیا اور اسحاق کا وصی یعقوبؑ تھا۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا: تو نے بالکل سچ کہا۔ اب بتا کہ ان کے اوصیاء کی کیا ترتیب تھی؟

ہام: یعقوبؑ کا وصی یوسفؑ، یوسفؑ کا وصی موسیٰؑ، موسیٰؑ کا یوشع بن نون، یوشعؑ کا وصی داؤدؑ، داؤدؑ کا وصی سلیمانؑ، اور سلمانؑ کا وصی آصف بن برخیاؑ اور عیسیٰؑ کا وصی شمعونؑ الصفا تھا۔

رسولؐ خدا: کیا تو نے میرے وصی کا ذکر اور اس کے اوصاف کا تذکرہ سابقہ کتابوں میں کہیں پایا ہے؟

ہام: جی ہاں یا رسولؐ اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے۔ تورات میں آپؐ کا نام "ومیذ ومیذ" ہے اور آپؐ کے وصی کا نام "ایلیا" ہے۔ انجیل میں آپؐ کا نام "خمیاطا" ہے اور آپؐ کے وصی کا نام "ہیدار" ہے۔ اور زبور میں آپؐ کا نام "ماح ماح" ہے اور آپؐ کے وصی کا نام "فارقلیطا" ہے۔

رسولؐ خدا: "ومیذ ومیذ" کا کیا معنی ہے؟

ہام: اس کا معنی ہے طیب و طاہر۔

رسولؐ خدا: "خمیاطا" کا کیا مفہوم ہے؟

ہام: اس کا معنی ہے مصطفیٰ۔ یعنی چنا ہوا۔

رسولؐ خدا: "ماح ماح" کا کیا مفہوم ہے؟

ہام: اس کا معنی ہے "ہر کفر و شرک کو مٹانے والا"۔

رسولؐ خدا: تورات میں میرے وصی کا نام "ایلیا" ہے اس کا کیا مفہوم ہے؟

ہام: اس کا مفہوم ہے "ولی"۔ کیونکہ وہ آپؐ کے بعد ولی ہو گا اسی لیے تورات میں اسے "ایلیا" کہا گیا ہے۔

رسولؐ خدا: میرے وصی کا نام انجیل میں "ہیدار" ہے اس کا کیا مفہوم ہے؟

ہام: اس کا معنی ہے صدیقِ اکبر اور فاروق اعظم۔

رسولؐ خدا: میرے وصی کا نام زبور میں "فارقلیطا" ہے اس لفظ کا کیا معنی ہے؟

ہام: اس کا معنی ہے "اپنے رب کا محبوب"۔

رسولؐ خدا: ہام کیا اگر تو اسے دیکھ لے تو اسے پہچان لے گا؟

ہام: جی ہاں، آپؐ کے وصی کی سر کی کھوپڑی گول ہے، اور وہ معتدل القامت ہے۔ اس کا سینہ چوڑا ہے، وہ شجاعت کے بیشہ کا شیر ہے، اس کی آنکھیں بڑی اور روشن ہیں، اس کی پنڈلیاں پتلی اور اس کے کندھے چوڑے ہیں۔

یہ سن کر رسولؐ خدا نے سلمان سے فرمایا کہ جاؤ اور میرے بھائی علیؑ کو یہاں بلا لاؤ۔ حضرت علیؑ تشریف لائے اور ہام کی نگاہ جیسے ہی حضرتؑ کے چہرہ پر پڑی تو اس نے بے ساختہ کہا:

میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپ کا وصی یہ ہے۔ آپؐ اپنی اُمت کو حکم دیں کہ وہ آپؐ کے بعد ان کی نافرمانی نہ کرے۔ اگر لوگوں نے ان کی مخالفت کی تو وہ بھی سابقہ اُمتوں کی طرح سے ہلاک ہو جائیں گے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: ہام میں اپنی اُمت کو یہ بات بتا چکا ہوں۔ کیا اس کے علاوہ تیری کوئی حاجت ہے تو میں اسے پورا کروں؟

ہام نے کہا: جی ہاں یا رسولؐ اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپؐ مجھے قرآن مجید کی چند سورتوں کی تعلیم دیں اور اپنے سنن و شرائع بیان فرمائیں تا کہ میں آپ کے طریقہ کے مطابق اللہ کی نماز پڑھ سکوں۔

نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو آواز دے کر فرمایا: ابو الحسنؑ! اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور اسے تعلیم دو۔

حضرت علیؑ کا بیان ہے کہ میں نے اسے سورہ فاتحہ معوذتین، سورہ اخلاص اور آیت الکرسی اور آل عمرن، اعراف، انعام، اور انفال کی کچھ آیات اور مفصلات میں سے تیس سورتوں کی تعلیم دی۔ پھر وہ ہم سے غائب ہو گیا۔ بعد ازاں جنگِ صفین میں ہمیں "لیلۃ الھریر" کو دکھائی دیا۔ جب "لیلۃ الھریر" کو شدید جنگ ہو رہی تھی تو میں ایک آواز سنی کسی نے پکار کر کہا: امیر المومنینؑ! اپنے سر سے خود ہٹائیں کیونکہ کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ آپؑ کے سر پر بال کم ہوں گے۔

میں نے جواب میں کہا: میں وہی ہوں اور میں اس وقت اپنے سر سے خود ہٹائی۔ پھر میں نے اسے کہا: آواز دینے والے ہمارے سامنے آؤ خدا تم پر رحم کرے۔

میرے کہنے پر وہ ظاہر ہوا۔ (میں نے دیکھا وہ ہام بن ہیم تھا) میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟

اس نے کہا: میں آپؑ کا ممنونِ احسان ہوں۔ میں آپؑ کا وہی شاگرد ہوں جسے آپ نے اللہ کی کتاب دی تھی اور میں آپؑ پر اور محمد مصطفٰےؐ پر ایمان لایا تھا۔ پھر اس نے حضرتؑ پر سلام کیا اور آپؑ سے گفتگو کی اور صبح ہونے تک وہ حضرتؑ کے شانہ بشانہ شریک ہو کر جنگ کرتا رہا۔ اس کے بعد غائب ہو گیا۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کچھ عرصہ بعد اس کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ہام بن ہیم شہید ہو چکا ہے۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

(روضتہ شاذان، صفحہ 41-46)

معجزاتِ آلِ محمدؐ (ترجمہ: مدینۃ المعاجز) صفحہ 80-88